

بچ



خصوصی

نشریہ

شعبان المخطّه سال ۱۴۰۸ھ

پیغمبرِ اسلام کا ایک ہم پیغام

”اگر دنیا کی عمر ایک دن سے تیادہ باقی نہ رہے تو خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا یہاں تک میکے خاندان میں سے ایک فرد جس کا نام و لقب میرے نام و لقب پر ہوگا، قیام وال قلب بلا بُر پا کرے اور سراسر جہان کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھرا ہوا ہوگا۔“

— (منتخب الاحز)

مبارکہ

یہ سری شعبان اسید لاشتر مدار حسین
بن علی علیہما السلام کار دز دلار دست دار
یعنی شعبان اس شہید و ضلوم کا فرزی
فرزند امام مهدی علیہ السلام کا
درز میلاد جواب پسند و ضلوم کے
خون کا انتقام لے گا۔

نامہ

م ح م د

حکیمت

ابوالفت اسم اباصاع

لقب

مهدی، قائم، منظیر، جمع

پیغمبر

۱۵ شعبان ۲۵۵ هجری

والد بزرگوار

امام حسن عسکری (ع)

والدہ ماجدہ

ترجیس خاتون

آغاز غیبت صفری و امامت

۳۶۹ هجری

آغاز غیبت کسری

خدراجانتا ہے

وقت ظہور

خانہ کعبہ سے

اعلان ظہور

طول عمر میں

حضرت نوح علیہ مشاربہت

امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے:- علامتُهُ أَن يَكُونُ شَيْخُ
السِّئِنِ شَابٌ مُنْظَرٌ حَتَّى أَنَّ الْبَاطِرَ الَّيْلَهُ لِيَحْسِبُهُ
ابنَ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ دُونَهَا۔ اس کی یہ علامت ہو گی
کہ بزرگ سن ہو گا لیکن دیکھنے میں جوان نظر آئے گا۔ اس کی جانب
دیکھنے والا یہ گمان کرے گا کہ وہ چالیس برس کے ہیں، یا اس سے بھی کم۔

(کمال الدین، باب ۷۵، حدیث ۱۲)

میلادِ ولاد

لئے منحت فرمایا۔

شیعوں کے امام موعود باب کی طرف سے ان فضائل و کرامات اور مالکی جانے سے فضیلت و عفقت کی میراث لئے ہوئے اس دنیا میں قدم رنجی ہوئے۔ اپنے وجود مبارک سے مظلوموں اور کچھلے ہوئے عوام اور فدلا کاروں کے والوں میں نورِ امید پیدا کر دیا۔ یہ نومولود بچہ روزہ و اسرار سے رُحولات میں شمسِ ہجری تک پانچ پدر بزرگوار کی کھالت میں رہا۔ عبادی حکام اور سلاطین کو وجود مسعود سے بے خبر تھے کی خاطر لوگوں کی نظر والوں سے پوشیدہ رہے۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کے چند مخصوص دوست ہیں اُنکے بارے میں مطلع ہے۔

پدر بزرگوار کی شہادت کے بعد منصب امامت پر فائز ہوئے اور حکم خدا سے غنیمت اختیار فرمائی۔ صرف آپ کے نام بین خاص ہی آپ سے ملاقات کرتے رہے ہیں اور اپنے کمی دوسروں کے سامنے ظاہر نہیں ہوئے۔

”محمد“ انجوہ، المبدی کے علاوہ گیارہوں امام علیہ السلام کے کوئی اور فرزند نہ تھا۔ اپنے پدر بزرگوار کی شہادت کے وقت آپ کا سن مبارک پانچ سال کا تھا۔ خداوند عالم نے انہیں اپنی حکمت کا مرکز قرار دیا۔ وہ حضرت حجی علیہ السلام کی طرح بچپنے ہی میں منصب امامت پر فائز ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانذہ جو شیر خواری ہی میں مقام نبوت کے حامل ہوئے تھے۔ آپ کو مقام امامت ملائی بات روز روشن کی طرح کھل کر کمی جاسکتی ہے کہ خدا نے عز و جل کے تمام پیغمبر و ولی خاص طور پر اسلام کے عظیم المرتبت پیر صریح اللہ علیہ و آلہ و سلم نے آپ کو صاحب السیف القائم اور العبد الصالح ”کہ کہ آپ کی توصیف و تعریف کی ہے۔ خدا کی یہ آخری جنت آج بھی پرده غیب میں رہ کر کائنات عالم کو اپنے وحد پر فرضی سے مستفید کر رہے ہیں۔

بقیہ کتابی یا راہِ مشناخت امام (ع)

گجراتی زبان میں امام نائب اور دیدار فوجی بہترین کتابیں موجود ہیں۔ قادر میں محترم کتابوں کے سلسلے میں معلومات فراہم کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہوا ہے اس کے کہ ہمارے معاشرے میں امام زمان علیہ السلام پر کمی جانے والی کتابیں عام ہوں۔ اور ہمارے جوان و نوجوان اور بڑگ ان کتابوں کی طرف مائل ہوں، دوسرے لفظوں میں امام علیہ السلام کے حالات سے آگاہ ہوں اور ان کی جست و معرفت دل کی بگریوں میں اتر جائے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسلام دشمن امام زمان علیہ السلام کے سلسلے میں نئے نئے شک و شبہات پیدا کر کے ہمیں اسلامی عقائد سے محفوظ کر دیں اور ہم روز غصہ یہ تعاکریں کرائے کا شہم ہمہ دی موعد ”(جج) کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہوئے۔

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرُفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ
مِيتَةً الْجَاهِلِيَّةِ

حرث: چون امام وقت کی معرفت کے بغیر اس دنیا سے اٹھے اس کی موت جاہلیت (کفر) کی موت ہوگی۔

نور اول: شعبان کی نیسری تاریخ اور حضرت نبوی کا جو تھا سالِ حجہ
نور اول: = آغاز شریعت محدث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں امامت کے تیرے نور کا طلوع ہوتا ہے۔ خدا نے عز وجل کی اکھویں جنت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ حب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو رسول خدا نے اسماں بنت عیسیٰ سے فرمایا کہ اسے اسماں بالاد میرے بیٹے کو۔ اسماں کمی میں کہیں آنحضرت علیکم السلام پسیٹ کر حضرت رسالت آپ کی خدمت میں لے گئی حضرت علیکم السلام پسیٹ نے اپنی آغوش میں لکر داہنے کان میں اذان اور بیان کان میں امامت کی ہی۔ پھر حجہ میں علیہ السلام متاثل ہوتے اور کہنے لگے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو سلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کہ علیؑ کی نسبت تم سے ولی ہی ہے جیسے باروں کی نسبت موسیٰؑ تھے ہی اس لئے ارون کے چھوٹے بچے کے نام پر اس کا نام شیر رکھا اور چونکہ زبان عربی ہے اس لئے اس کا نام حسین رکھو۔ رسول الرحم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا اور گریہ فرماتے ہوئے کہنے لگے : میرے لعل الجھنوم مصیبیت دریش آئے گی۔ خدا یا الحنت فرمایا! اس کے قاتلوں پر۔ پھر فرمایا اسے اسماں! یہ بات فاطمہ سے ملت بتا۔ ساقوں دن رسول خدا نے فرمایا کہ میرے فرزند کو لاوہ جب انہیں آنحضرت کے پاس لے گئی تو ایک سیاہ و سیدہ بھر عقیقہ کے لئے لائی گئی۔ اس کی ایک رانی گردی، اُن حضرت کا سر مبارک ترشوایا اور بال کے وزن کے برابر چاندی صدیقے میں دی پھر اپنی آغوش میں لے کر فرمایا : اے ابو عبد اللہ! ایرا قتل ہونا مجھ پر کتنا سخت ہوگا، یہ کہہ کر آنحضرت پھر ٹپکھوڑ کر روتے تھے۔ اسماں نے کہہ میرے ماں یا پاپ آپ پر فریان ہوں یہ کمی خبر ہے جو اپنے نولاد کے سیلے ہی دن ستائی تھی اور آج بھی اُسے فرماتے ہیں؟ اور گریہ کر رہے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں اپنے اس پاروہ جگہ پر اس لئے رورہا ہوں کہ نیا میرے کی ایک ستم پیشہ اور ظالم جماعت اُسے شہید کر دے گی۔ خداوند عالم میری شفاعت اس جماعت کا غصہ نہ کرے۔ اسے دشمن قفل کرے گا جو میرے دین میں رختہ پیدا کرے گا۔ پھر اپنے فرمایا کہ میں خدا لک بارگاہ میں وہی سوال کرتا ہوں ان دونوں فرزندوں کے بارے میں جواب راضیم نے اپنی ذریت داولاد کے بارے میں سوال کیا تھا کہ خداوند! تو انہیں رکھا اور انہیں جو انہیں دوست رکھے اور لعنت کر ان پر جائے۔

نور دوم: شعبان المعظم کی بندھوں شب ۲۵ محرمی میں خداوند مسالکے گیرا ہوئی پیشوائی امام حسن عسکری علیہ السلام کو ایک ایسا فرزند عطا فرمایا جس کا نام امامی محمد رکھا گیا۔ اس مولود کی والدہ گرامی روکی ایشیائی کوچک کی رہنے والی شخصیں جن کا اسم گرامی ”زگس“ (عربی میں نہ جس) تھے۔ عقوت اور تعقیب و پارسائی میں منزل کمال پر فائز تھیں، ذاتی اوصاف کے ساتھ ساتھ امام علی نقی علیہ السلام کے حصوں میں رہ کر جو غصہ کس کیا تھا اس نے شخصیت میں چار چاند لگادیے۔ چنانچہ مکالات و فضائل کے پیش نظر امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام کی زوجیت کے

سَلَامٌ هُوَ حَجَرٌ پُرٌ ۝

ہمارے آف اور مولیٰ امام زمانہ علیہ السلام کے
راہنماء کلمات

۱) طَلْبُ الْمَعَارِفِ مِنْ غَيْرِ طَرِيقِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

مسَأْوِقٌ لِّذِنْكَارِنَا۔ (بخار الانوار، جلد ۱)
ہم اہل بیت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے سے ہرٹ کر علوم و معارف کی جستجو تو لاش، ہمارے انکار کے برابر ہے۔

۲) فَإِنَّا يُحِيطُ عِلْمُنَا بِأَنْبَائِكُمْ وَلَا يَعْزِزُ عَنَّا

شَنْعَىٰ مِنْ أَخْبَارِكُمْ۔ (بخار الانوار - جلد ۵۳)
بے شک ہمارا علم تھا رے حالات کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور تمہارے حالات میں کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔

۳) وَلَيٰ يَدُ فَعَالِهِ عَزَّ وَجَلَ الْبَلَادَ عَنْ

أَهْلِيٰ وَيَشْيَعِيٰ تِقْنِيٰ۔ (بخار الانوار - جلد ۵۴)
خدا نے عز و جل میرے ذریعے یہ مرے خاندان والوں اور میرے شیعوں سے بلاوں اور مصیبوں کو دور کرتا ہے۔

۴) فَيَعْمَلُ كُلُّ أُمْرِيٰ مِنْكُمْ مَا يَفْرُغُ

بِهِ مِنْ مَحْبَبِتِنَا۔ (بخار الانوار - جلد ۵۳)
تمہیں سے ہر ایک کافر ریفہ ہے کہ وہ سارے امور بجالا و جو ہماری دوستی سے قریب کر دے۔

۵) إِنَّا غَيْرُ مُهْمِلِينَ لِمَرَاعَاتِكُمْ وَلَا نَاسِبِنَ

لِذِكْرِكُمْ۔ (بخار الانوار - جلد ۵۴)
بے شک ہم تمہاری نہگاشت سے غافل نہیں اور نہ ہی تمہاری یاد کو دل سے نکالتے ہیں۔

۶) إِنَّ الْحَقَّ مَعَنَا وَفِينَا لَا يَقُولُ ذَلِكَ سَوَانِي

الْأَكَذَابُ مُفْتَرٌ وَلَا يَدْعِيَ غَيْرُنَا إِلَّا
ضَالٌ غَوَى۔ (بخار الانوار - جلد ۵۴)

بے شک حق ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے ہاتھوں میں ہے ہمارے سوا جو اس امر کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا، افتخار دا، مگر اور جھکتا ہو گے۔

سلام ہودیتیا تے انسانیت کی بیمار، اہل زمانہ کو صرف دشاد مانی عطا کرنے والے پر... جس پر تمام پیغمبران خدا کی میراث منصبی ہوتی ہے۔

سلام ہواں مولود نیمہ شعبان پر، جس نے ۲۵۵ ھجری میں نور کے طریقے امام حسن عسکری علیہ السلام کے خاص اقدس میں آئیں کھولیں۔

سلام ہواں مولود نیمہ شعبان پر جو شجر امامت کا آخری پھل ہے اور جو روئے زین پر خلافت الہیہ کا پرجمیردار ہے۔

سلام ہو جگر گوشہ نظر (س) اور خون حسین مظلوم دع اکے انتقام لینے والے پر۔

سلام ہواں ستارے پر جو آسمان ولایت کا دلکشا ہوا آخری ستارہ اور جو خدا نے عصمت و طہارت کا واحد باقی رہنے والا آبدار موتو ہے۔

سلام ہواں چاند پر، جو رات کے اندر ہرے میں روشن ہو کر اپنی رام کے مساقوں کے دلوں میں امید کی کرن ڈالتا ہے۔

سلام ہواں تابندہ سورج پر، جو پرده غیب میں پوشیدہ رہتے ہوئے بھی، الگ چہرہ آنکھ کو اس کے دیکھنے کی تاب نہیں، اپنے فرستے کائنات عالم کی فضا کو اپنے احاطہ میں لئے ہے اور جس کی روشنی سے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ متور درختاں ہے۔

سلام ہواں جنت خلاب پر، جس کے وجود کے بغیر میں ایک لمبی قائم نہیں رہ سکتی اور جس کے واسطے کے بغیر ایک دانہ بھی اس سے نہیں اُٹ سکتا۔

سلام ہواں امام پر جو جل پیغمبران خدا کا وارث اور آئمہ اطہار علیہم السلام کا درثہ دار ہے۔

سلام ہواں یوسف فاطمہ پر، جو غیبت میں زندگی گزار رہا ہے اور اپنے چاہنے والوں سے امید رکھتا ہے کہ وہ اپنے نیک اعمال سے اس کی نصرت و یادوی کریں اور اسے پرده غیبت سے باہر لایں گے۔

سلام ہواں ناخدا پر، جو جناب نوح کی طرح، کشتی نجات کی راہنمائی کرتا ہے اور اپنے قیام و انقلاب کے طوفان کے ذریعے دنیا سے کفر و ظلم اور لفاق کا غافل کر دے گا اور روئے زین کے چیزے چیزے سے صدائے لا إله إلا الله بلند کرے گا۔

سلام ہواں مہدی دوران پر، جو کلیم خدا موسیؑ کی ماتحت اپنے قیام کے ذریعے فرائیں زمانہ اور فرعونیوں کو ان کے عز و رُسُم کشی کی سزادے گا اور بڑی ذلت و رسولی کے ساتھ اپنی مٹی میں ملا رے گا۔

سلام ہودین کوئی زندگی دینے والے پر جو اپنی سیاحتی سے کفر و ظلم کے سبب مردہ زین کو حیات عطا کرے گا اور انسانیت کے بیان جسم کو زندگی تو بخشے گا۔ سلام ہواں مہدیؑ پر، جس کے قیام و انقلاب سے حق و صداقت کو غلبہ حاصل ہو گا اور جس کے زمانے میں خدا کے نیک بندوں کو حکومت حاصل ہو گی اور دہی روئے زین کے وارث ہو گے۔

اور تم پر بھی سلام ہواں اس مہدیؑ دوران کے پایرو! جو ہمہ تھاڑی یاد می رہتا ہے اور تھاڑی دعاؤں پر آئیں کہتا ہے۔



مَهْدِيٰ - اسلامی روایات کی روشنی میں

- ذکر ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔
- ۱۔ البيان فی اخبار صاحب الزمان - تالیف علام مجتبی شافعی
 - ۲۔ عقد الدر فی اخبار الامام المنتظر - تالیف شیخ جمال الدین يوسف
 - ۳۔ محمدی آل الرسول - تالیف علی بن سلطان محمد البر وی الحنفی
 - ۴۔ کتاب المهدی - تالیف ابو داؤد (صاحب سنن)
 - ۵۔ عرف الورودی فی اخبار المهدی - تالیف جلال الدین سیوطی
 - ۶۔ مناقب المهدی - تالیف حافظ ابو نعیم اصفہانی
 - ۷۔ القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر - تالیف ابن حجر
 - ۸۔ البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان - تالیف ملا علی متنقی
- تقریباً تین کرام ابا ابا نے یقین فرازیا ہو گا کہ امام زمان یہ عقیدہ صرف شیعوں ہی سے مخصوص ہیں بلکہ اس کا تعلق تمام مسلمانوں سے ہے اس امید کے ساتھ کہ ہم اپنی آنکھ تھوڑی بہت کھولیں اور سچائیوں کو دیکھیں اور حقیقی راستے پاں۔

اگلے برس کے نیمہ شعبان کے مخصوصی شمارے میں قرآن کریم کی چند آیات امام زمانہ علیہ السلام سے متعلق آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ اسال چاہستے ہیں کہ ان حضرات عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے متعلق بحث کو اسلامی روایات کے نقطہ نظر سے دیکھیں تاکہ ملت اسلامیہ یہ تصور کر سکیں کہ امام زمانہ علیہ السلام کا تعلق فقط شیعوں ہی سے ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہم برادران اہل سنت کی معترض کتابوں کی جانب رجوع کر کے امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں ان کے نظریات کو ہم تکالیف کریں گے۔

برادران اہل سنت کے مأخذ میں امام زمانہ کا ذکر

اس سلسلے میں علماء اہلسنت نے بہت سی ایسی روایتوں ان راویوں سے نقل کی ہیں جن پر وہ خود ہمی ایمان و یقین رکھتے تھے جسے انہوں نے سرکار دعاۓ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ تمام روایتوں کے مطالعے سے یہ تجویز کلتا ہے کہ رسول خدا (ص) کے بعد ان کے جانشین اور امام بادہ ہوں گے اور وہ سب ترقیش، ہی سے ہوں گے۔ بعد ای معودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم ان، علی و فاطمہ علیک اولاد میں سے آخری فرزند ہو گا۔ بہت سی روایتوں میں اس امر کی تصریح کی گئی ہے کہ وہ امام حسین علیہ السلام کی نسل میں سے ہوں گے۔ روایان اہل سنت نے مهدیؑ کے بارے میں اپنی ستر سے زیادہ معترض اور پیش تدبیت کتابوں میں سیکڑوں حدیثیں تحریر کی ہیں۔ نوٹے کے لئے چند کتابوں کی جاتی اشارہ کرتے ہیں۔

- ۱۔ مسند تالیف احمد بن حنبل وفات ۲۳۱ھجری۔
 - ۲۔ صحیح تالیف امام بخاری وفات ۳۵۶ھجری۔
 - ۳۔ صحیح تالیف سلم بن حجاج نیشاپوری وفات ۲۶۱ھجری۔
 - ۴۔ سنن ابن داؤد تالیف سیمان بن اسحق بختیانی وفات ۲۶۵ھجری۔
 - ۵۔ صحیح تالیف محمد بن عیسیٰ ترمذی وفات ۲۶۹ھجری۔
 - ۶۔ مصایب السنۃ تالیف بنحوی وفات ۵۱۶ھجری۔
 - ۷۔ جامع الاصول تالیف ابن اشر وفات ۴۰۶ھجری۔
 - ۸۔ تذكرة الحکاصل تالیف سید طاب بن جزی وفات ۴۵۲ھجری۔
 - ۹۔ فارائد السقطین تالیف حموی وفات ۴۱۶ھجری۔
 - ۱۰۔ صواعق محرق تالیف ابن حبیشی وفات ۴۹۳ھجری۔
 - ۱۱۔ یتابیع المؤودۃ تالیف شیخ سیمان قزوی وفات ۱۲۹۳ھجری۔
- دراز جدت فرماتے ہوئے ان محمدین و مؤلفین کی تاریخ ہمائے وفات پر ایک چھپھلتی نظر ڈالتے جلیتے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمار ہے ہیں کہ ان محمدین میں سے ایک محمدث تو امام زمان علیہ السلام کی ولادت با سعادت سے قبل ہی وفات پائی گئی۔ البتہ ان کے بعد کے محمدین کا امام علیہ السلام کی ولادت کے بعد سے سوسال پہلے سک تقریباً سلسلہ جاری رہا۔

اس مقام پر ہم نکتہ یہ ہے کہ علمائے اہل سنت میں سے بعضوں نے امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔ ان میں سے چند کتابوں کے

مَهْدِيٰ - شیعہ منابع و مأخذ

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام سے امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں منقول روایات تین ہزار سے زیادہ ہیں۔ ان کے مطابق سے خلاصے کے طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ”امام زمان علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کے نوی فرزند ہیں۔ ان کے پدر بزرگوار کا اسم گرامی حسن اور والدہ گرامی کاظم پاک ترجمہ خالقون تھا۔ ان کا نام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی یہ ہو گا اور لقب مهدی ہو گا۔ والد بزرگوار کے صین حیات میں سامرہ شہر میں پیدا ہوئے اور پہنچنے ہی سے سایہ پدری سے محروم ہو گئے اور مرضی الہم سے اچ تک زندہ و قائم ہیں اور جب تک خدا چاہے گا نعمت زندگی سے بہرہ ور ہوتے رہیں گے۔ ایک دن چہرہ منور ظاہر ہو گا اور دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بکھرے گا جس طرح یہ دنیا ظالم و جور اور سُم و استبداد سے پر ہوئی مصلحت خداوندی کی بنا پر آج تک لوگوں کی نکاحوں سے پوشیدہ ہیں اور جب ظاہر ہوں گے تو خانہ کعبہ کی دیوار سے پشت لگا کر اپنے جد نظلوم امام حسین علیہ السلام کی ماں ندھلیں ہیں ممن ناصریتی حصہ میں کی صد امداد فرمائیں گے اور اپنے ساکھوں کو طلب فرمائیں گے جن کی تعداد ۳۱۳ ہوگی۔ وہ لوگ آپ کو اپنے حلقوں میں لے لیں گے۔ جناب علیہ السلام آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے اور ان حضرت کی امانت میں نماز جاعت ادا فرمائیں گے۔ آپ اسلامی احکام کو دنیا کے گوشے گوشے میں نافذ رکھ کریں گے اور یہی دنیا جنت کا نمودہ بن جائے گی۔

* * *

جو حدیثیں شیعہ اور سنتی علماء نے امام مهدی عجل اللہ تعالیٰ فرج سے متعلق مختلف موصوعات پر نقل کی ہیں بہت زیادہ ہیں جن کا ذکر بخار الانوار اور منتخب الائچی سیسی کتابوں میں کیا گیا ہے۔

اس مقام پر مؤلف منتخب الائچی قاتی لطف اللہ صافی نے جن کتابوں کا حوالہ

دیا ہے ان میں سے بعض کتابوں کے نام درج کرتے ہیں:

مصنوع

حدیثوں کی تعداد

خود ہٹھوں نے مہدی کے یار مکیں خبر دی

اس مضمون میں چند ایسی روایات و احادیث کا بیان ہے جن میں مقصود یہ علیهم السلام نے امام زمان علیہ السلام کے حالات بیان کئے ہیں:

رسول اسلام، خدا کے آخری پیغمبر فرماتے ہیں :

"قامم، میری اولاد میں ہوگا، اس کا نام میرے نام پر، اس کی کنیت میری

کنیت، اس کی عادات و اطوار میری عادات و اطوار اور اس کا کردار میرے کو وار جیسا

ہوگا۔ لوگوں کو میرے ذہب اور قوائیں کو اپنانے پر محبور کرے گا۔ خدا کی کتاب

کی جانب بلائے گا، جو شخص اس کی پیری کرے گا میری پیری ہوگی، جو شخص اس کی

نافرمانی کرے گا کوئی اس نے میرے احکام کی نافرمانی کی، جو شخص اس کو جھپٹائے گا

اس نے میری تکذیب کی، جو شخص اس کی تصدیق کرے گا، اس نے میری تصدیق کی

اس کو جھپٹانے والے اور وہ لوگ جو اس کے بارے میں میرے قول کرمانے سے

انکار کریں گے اور میری امت کو غلط راستے پر چلاتے ہیں، میں خدا کے حضور میں

ان کی شکایت کروں گا اور ظالم حلقہ اپنے کاموں کا الجام خود ہی مشاہدہ کریں گے۔

(بخاری، جلد ۵، اثبات المحدثہ جلد ۶)

امام اول علی بن ابی طالب علیہ السلام:

"مہدی موعود ہم بدل سے پیدا ہوگا اور آخر زمان میں ظاہر ہوگا۔ اور کسی بھی قوم و ملت میں اس کے سوا کوئی مہدی منتظر نہ ہوگا۔" (اثبات المحدثہ جلد ۷)

فاتحہ زہر اسلام اللہ علیہ السلام نے اپنے حنفی حکم حسین سے فرمایا:

"جب تم پیدا ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور تمہیں بغل لیا، پھر فرمایا: اے فاطمہ! اپنے حسین کو لے لو اور جان لو کہ وہ نواموں کا باپ ہے اور اس کی نسل سے صالح اور موصوم امام پیدا ہوں گے اور ان میں کافیان قائم ہوگا۔" (اثبات المحدثہ، جلد ۲)

امام دوم حضرت حسن علیہ السلام:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام بارہ نفر ہوں گے۔ ان میں سے میرے بھائی امام حسینؑ کی نسل میں سے پیدا ہوں گے اور اس امت کے مہدی اخیں میں سے ہوں گے۔ (اثبات المحدثہ - جلد ۲)

امام سوم حضرت حسینؑ ابن علی علیہما السلام:

"بارہ امام کم میں سے ہوں گے۔ ان میں سے سلسلے امام علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ان میں کا آخری امام میر اتوان فرزند ہوگا جو قائم بحق ہوگا۔ خداوند عالم اس کے وجود کی برکت سے مردہ نہ میں کو زندہ و آباد کرے گا اور دین حنفی کو تمام دینوں اور مذہبوں پر غالب کرے گا اگرچہ شرکیں کو ناگواری کریں نہ گذرے۔ مہدی ایک مددت تک وگن کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے گا۔ غیبت کے زمانے میں ایک جماعت دین سے خارج ہو جائے گی لیکن ایک دوسری جماعت ثابت تم رہے گی اور ایک ثابت قدمی کی وجہ سے بہت دکھ جھیلے گی۔ لوگ اس جماعت

۱۔ ایسی حدیثیں جن میں نقل کیا گیا ہے کہ امام بارہ ہیں، ان میں کے پہلے امام حضرت علی (ع)، اور آخری امام مہدی (ع) ہیں۔

۲۔ ایسی حدیثیں جن میں اُن حضرتؐ کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے ۳۸۹

۳۔ ایسی روایتیں جو مہدیؐ کو پیغمبر اکرمؐ کے خاتم کا چشم و چراغ بتاتی ہیں۔

۴۔ ایسی روایتیں جو یہ بتاتی ہیں کہ مہدیؐ کی کنیت اور ان کا نام ہے۔

۵۔ ایسی روایتیں جو اُن حضرتؐ کا اولاد علیؐ سے بتاتی ہیں۔

۶۔ ایسی روایتیں جو اُن بزرگوار کو اولاد فاطمؓؑ میں سے بتاتی ہیں۔

۷۔ ایسی روایتیں جو اُن حضرتؐ کو امام حسینؑ کی اولاد میں سے بتاتی ہیں۔

۸۔ ایسی روایتیں جو اُن حضرتؐ کو امام حسینؑ کا اولاد فرزند بتاتی ہیں۔

۹۔ ایسی روایتیں جو اُن بزرگوار کو امام زین العابدینؑ میں سے بتاتی ہیں۔

۱۰۔ ایسی روایتیں جو یہ کہتی ہیں کہ امام باقرؑ کی اولاد میں سے بتاتی ہیں۔

۱۱۔ ایسی روایتیں جو اُن بزرگوارؑ کو امام صادقؑ کی اولاد میں سے بتاتی ہیں۔

۱۲۔ ایسی روایتیں جو یہ کہتی ہیں کہ امام جعفرؑ کی اولاد میں سے بتاتی ہیں۔

۱۳۔ ایسی روایتیں جو یہ کہتی ہیں کہ امام محمد تقیؑ کی تیسرا پیشہ میں ہو گئے۔

۱۴۔ ایسی روایتیں جو یہ کہتی ہیں کہ امام علی نقیؑ کی اولاد میں ہو گا۔

۱۵۔ ایسی روایتیں جو یہ کہتی ہیں کہ امام حسنؑ کے نزدیک فرزند ہے۔

۱۶۔ ایسی روایتیں جو یہ کہتی ہیں کہ امام حسن عسکرؑ کے نزدیک ہے۔

۱۷۔ ایسی روایتیں جو یہ بتاتی ہیں کہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دی گے۔

۱۸۔ ایسی روایتیں جو یہ بتاتی ہیں کہ اس کی غیبت طولانی ہے۔

۱۹۔ ایسی روایتیں جو اُن حضرتؐ کی طولانی عمر بیان کرتی ہیں۔

۲۰۔ ایسی روایتیں جو یہ بتاتی ہیں کہ اُن حضرتؐ کے ذریعہ اسلام ایک عالی مذہب ہو جائے گا۔

۲۱۔ ایسی روایتیں جو یہ بتاتی ہیں کہ وہ بارہوں اور آخری امام ہیں۔

درج بالا روایات اور تمام حدیثوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو روایتیں

اور حدیثیں اُن حضرتؐ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں وہ تو اس کی حد سے بھی آگے بڑھ گئی ہیں اور دینی موصفات میں بہت کم یہے موضوع ہیں جن کے بارے میں اس کثرت سے روایات وارد ہوئی ہوں۔ اس لحاظ سے جو شخص

بھی اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا یا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ مہدیؐ موعود کے وجود گرامی مرتب پر جو پرده غیبت میں زندگی بسر

فَالْمَسْوُلُ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ يَحْوِلُهُ فِي أَخْرَى مُسْتَبْدِنِي الْمَهْدُدِيِّ يُسْتَفْيِي اللَّهُ الْغَيْثُ، وَيَحْرُجُ الْأَرْضَ بَأَنَّاتِهَا وَيُعِظُّ الْمَالَ صَحَاحًا، وَنَكْتُلُ الْمَاعِشِيَّةَ، وَيَعْنَطُمُ الْأُمَّةَ أَخْرَى زَمَانَةَ میں میری امت میں مہدیؑ علیہ السلام ہاٹھوں ہو گا جس میں اتنا ترقی ایسا راش میں فراوانی فراہم کرے گا جو زمین پر طور پر سرہنشاداب ہو جائے گی۔ دولت کی سمجھ تفہیم ہو گی، جاؤر و میں اضافہ ہو گا اور امت اسلامیہ کی ایادی طریقی بنو البلاغ عن

کیا تھا کہ کیا آپ "صاحب الام" ہیں؟ آپ نے فرمایا : "میں صاحب الامر ہوں لیکن جو صاحب الامر میں کو عدل و انصاف سے پر کرے گا وہ میں نہیں ہوں۔ قائم معمود وہ ہے جو بڑھا پے کام رکھتے ہوئے جوانوں کی شکل میں ظاہر ہو گا۔ سیلان کی انگوٹھی، موسیٰ کا عصا اس کے ماس ہو گا وہ ہماری چوتھی پشت میں ہمارا فرزند ہو گا۔ خلاجتک چاہے گا اسے تو کوئی کی نظر میں پوشیدہ رکھئے گا۔ اس کے بعد اسے ظاہر کرے گا۔ دوسرے زمین اور کے ذریعے عدل و انصاف سے بھروسے گا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہو گی۔" (بخار الانوار جلد ۱۵، طبع جدید۔ اشات الحدۃ جلد ۶)

حضرت امام محمد بن علی النقی علیہ السلام :-

ہمارا قائم وہی مہدی موجود ہے جس کے زمانہ غیبت میں اس کا انتظار فرض ہے اور ظہور کے زمانے میں اس کی اطاعت واجب ہے اور وہ میری پشت میں میرا فرزند ہو گا۔ اس خدا کی قسم جس نے محمد کو منصب نبوت پر فرزان فرمایا اور ہمیں مخصوص عہدہ امامت عطا کیا، قسم ہے اگر دنیا کی عمر ایک دن سے زیادہ نہ رہ جائے گی تو بھی خدا اس دن کو اس طولانی کر دے گا یہاں تک کہ مہدی ظہر کرے اور زوستے زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھروسے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے پر ہو گئی ہو گی۔ خداوند عالم ایک رات میں اس کے جملہ امور کو درست کر دے گا جیسا کہ اپنے کامیں موسیٰ کے معاملے کو ایک رات میں درست فرمایا تھا۔ موسیٰ مجھے تھے تاکہ اسے شرکی حیات کے لئے آگ لائیں گے وہ منصب رسالت و نبووت کے ساتھ پہنچے۔ پھر ان حضرت علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں کا سب سے اچھا عمل ظہور کا انتظار ہے۔ (بخار: جلد ۱۵، طبع جدید، اشات الحدۃ جلد ۶)

حضرت علی بن محمد النقی علیہ السلام :-

میرے بعد میرا فرزند حسن امام ہے اور حسن کے بعد اس کا فرزند وہی قائم ہے جو روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھروسے گا۔ (اشات الحدۃ جلد ۶)

حضرت امام حسن بن علی العسكري علیہ السلام نے موسیٰ بن جعفر بخاری سے فرمایا :

جعفر بخاری سے فرمایا : "میں قائم عقق ہوں لیکن وہ تاکم جو روئے زمین کو خدا کے دشمنوں سے بچا و صاف کر سکے اسے عدل و انصاف سے بھروسے گا، میری یادخواں پشت میں ہوں گا۔ اس کے لئے ایسی غیبت ہے جس کا زمانہ طولانی ہو گا اس لئے جان کی حفاظت کی غرض سے۔ زمانہ غیبت میں ایک جماعت دین سے خارج ہو گی لیکن کچھ لوگ ایسے ہی ہوں گے جو مصنوب طی سے اپنے عقیدے پر قائم رہیں گے۔ پھر فرمایا: کیا کہنا ان شیعوں کا جو امام زمانہ کی غیبت کے زمانے میں ہماری ولایت محبت پر اپی گرفت مصیبط طرکھیں گے اور ہماری دوستی و محبت اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہ لوگ ہم سے ہیں اور ہم اسے ہیں۔ وہ لوگ ہماری امامت سے راضی ہیں اور ہم ان کی شیعیت سے خوشود ہیں، لیں کیا کہنا ان لوگوں کا، خدا کی قسم وہ جنت کے درجنوں میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔" (بخار الانوار جلد ۱۵)

قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
الْمُهَدِّيُّ مُتَّا، أَجْلُ الْجَمِيعِ وَأَقْنَى الْأَنْفَقِ۔ (امالی صدقہ)
مہدی ہم میں سے ہے جو روشن پیشان اور ستوان ناک والا ہو گا

کو طمع دیتے ہوئے کہیں گے۔ اگر تمہارا عقیدہ صحیح ہے تو پھر تمہارا امام ہے۔ کب قیام و انقلاب برپا کرے گا؟ لیکن جان لوگ جو شخصی بھی غیبت کے دونوں میں دشمنوں کی اذیت و تسلیف اور ان کے محفلانے پر صبر و تحمل سے کام لے گا، وہ اس شخص کی مانند ہو گا جس نے رسول خدا کے ساتھ رہ کر تلوار سے جنگ کی ہو۔ (بخار الانوار جلد ۱۵، طبع جدید)

حضرت علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام :-

"ہمارے قائم کی پیدائش لوگوں پر پوشیدہ رہتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ لوگ کہیں کے کوہ پیدا ہی نہیں ہو سکے۔ ان حضرت گے کے پوشیدہ رہتے ہیں کا سبب یہ ہے کہ جب وہ اپنے قیام و انقلاب کا آغاز کریں گے تو ان کی گرد میں کسی کی بیعت نہ ہو گی۔" (بخار الانوار، جلد ۱۵)

حضرت محمد بن علی الباقر علیہ السلام :-

خدا کی قسم امامت وہ عہدہ و منصب ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم تک پہنچا۔ پیغمبر اکرم کے بعد امام بارہ ہیں اور ان میں سے توفراولاد حسینؑ میں سے ہوں کے اور مہدی بھی ایسی میں سے ہو گا اور آخری زمانے میں دین کی محافظت کرے گا۔ (اثبات الحدۃ جلد ۲)

حضرت صادق آل محمد جعفر بن محمد علیہ السلام :-

جو شخص تمام اماموں کا اقرار کرتا ہو لیکن مہدی کے وجود کا منکر ہو، ایسا شخص اس آدمی کی مانند ہو گا جو جملہ پیغمبران خدا پر تلقین رکھتا ہو لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ پھر ان حضرت سے دریافت کیا گیا: اسے فرزند رسولؑ! مہدی کسی کی اولاد میں سے ہوں گے؛ آپ نے فرمایا: مہدی ساتویں امام موسیٰ بن جعفر کی ساقوں پشت میں ہوں گے۔ (بخار: ج ۱۵، اثبات الحدۃ جلد ۶)

باب الحجۃ حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سقتم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوسف بن عبد الرحمن کے حواب میں جب یوسف نے سوال کیا تھا کہ کیا آپ ہی قائم حق ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

"میں قائم عقق ہوں لیکن وہ تاکم جو روئے زمین کو خدا کے دشمنوں سے بچا و صاف کر سکے اسے عدل و انصاف سے بھروسے گا، میری یادخواں پشت میں ہوں گا۔ اس کے لئے ایسی غیبت ہے جس کا زمانہ طولانی ہو گا اس لئے جان کی حفاظت کی غرض سے۔ زمانہ غیبت میں ایک جماعت دین سے خارج ہو گی لیکن کچھ لوگ ایسے ہی ہوں گے جو مصنوب طی سے اپنے عقیدے پر قائم رہیں گے۔ پھر فرمایا: کیا کہنا ان شیعوں کا جو امام زمانہ کی غیبت کے زمانے میں ہماری ولایت محبت پر اپی گرفت مصیبط طرکھیں گے اور ہماری دوستی و محبت اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہ لوگ ہم سے ہیں اور ہم اسے ہیں۔ وہ لوگ ہماری امامت سے راضی ہیں اور ہم ان کی شیعیت سے خوشود ہوں گے۔" (حضرت علی بن موسیٰ الرضا ریاض بن صلت کے حواب میں جو سوال

کتاب شناسی یا راستاخت امام (ع)

امام زمانؑ کی یاد پس منظرین کے دل کو جات و جو نہ اور محکم رکھتی ہے اور ان کے دل کو سکون و راحت فراہم کرتی ہے۔ فتح و کارماں اور نیکو کاروں اور صالحین کی پڑمن حکومت کی بشارت دیتی ہے۔

حضرت بقیۃ الدلائل العظیم (ع)، نڈک ولایت کے آخری خوشیدہ اور خاندان محمد مصطفیٰ (ص) کے آخری الہی رہبر اور روئے زمین پر تائیامت کبریٰ آپ ہمایہ بحق اور حجت خدا ہیں۔

ابتداءً اسلام ہی سے خداوند عالم نے اپنے عظیم پیغمبر، ختمی مرتب، خلوق عظیم حضرت محمد مصطفیٰ (ص)، کی زبانی اس علمیم رہب اور آخری جنت کا تعارف مختلف امداز میں کرتا ہے ہمیں ہمکار کا آپ کی حالت کے بعد آئندہ مخصوصین علمیم اسلام کے ذریعے ان کے ظہور مولود، غیبت، انتشار اور شیعوں کی ذمہ داریوں وغیرہ کے سلسلے میں احادیث وارد ہوتی رہی ہیں تاکہ حق دباطل کی شناخت قائم رہے اور لوگ ہمدردی موعود اکا انتظار اس کے ظہور تک کریں اور مستبدیان (نقیل مہدی جیسے میرزا غلام احمد قادریانی، میرزا علی محمد باب، مہدی سوڈانی وغیرہ) کے دام تزویر کا شکار نہ ہو جائیں۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں جملہ مقامات میں سے سب سے زیادہ دشوارترین اور مشکل ترین عقیدہ ان حضرت کا عوام انس کی نظریوں سے پوشیدہ ہونے کا عقیدہ ہے جسے ہم عقیدہ عینت کہتے ہیں۔

شاید اسی لئے امام زمان علیہ السلام کی ولادت سے پہلے ہی علماء و حدیثی اور فقہار نے آپؑ کی غیبت پر مصرف حدیثین جمع کیں بلکہ کتابوں کی تایف بھی ہوتی تھیں کے لئے ہم ایسے چند مؤلفین کے نام لکھ رہے ہیں جن کی کتابوں کے نام غیبت ہیں (۱) علی بن حسن بن محمد طالقی طاطری، آپ امام موسیٰ بن جعفر (ع) کے صحابیوں میں تھے۔ مرفقیہ و مواثیق تھے۔ (رجال خجاشی ص ۱۹۳)

(۲) علی بن عمر اعرج کوفی، اصحاب موسیٰ بن جعفر (ع) میں سے تھے۔

(۳) ابراہیم بن صالح انطا کوفی، اصحاب موسیٰ بن جعفر (ع) میں سے تھے۔

(۴) حسن بن علی بن ابی حمزہ (امام رضا علیہ السلام کے عہدی میں)

(۵) عباس بن حشام ناشری اسدی متوفی ۲۲۰ھ اصحاب امام رضا (ع) میں

(۶) فضیل بن شاذان نیشا لوری۔ تجاشی نے لکھا ہے کہ آپ فقہار متكلیمین امامیہ سے ہیں اور آپ نے ۸۰ اکٹا میں تکھی ہیں۔ شیخ طوسی نے رجال میں لکھا ہے کہ آپ امام حادی (ع) اور امام حسن عسکری (ع) کے اصحاب میں سے ہیں۔

(۷) ابراہیم بن اسحاق احریہ بہادرندی نے عینت پر کتاب لکھی ہے اور قاسم بن محمد صمدانی نے ان سے ۲۶۷ھ مجري میں حدیث سنی ہیں۔

طبری نقل کرتے ہیں کہ: حضرت ولی عصر علیہ السلام کی غیبت کے سلسلے میں آپؑ کی ولادت کے پہلے آنچہ کے اجلاد علیہم السلام سے حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور شیعہ حدیثیں نے اپنی اصول کی کتابوں میں اور خصوصاً دہ کتابیں جواہر باقر اور امام صادق علیہما السلام کے زمانے میں تایف ہوئی ہیں، میں نقل کی ہیں۔ ایک معتبر و مولیٰ محدث حسن بن محبوب نے کتاب "مشیخ" تایف کی ہے جس میں اخبار عینت کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ (صاحب نظر اور اہل تحقیق مذکورہ مولفین کے مالا رجال کی

اس مقالے کے آغاز سے پہلے مناسب سمجھتے ہیں کہ چند بالوں کی وضاحت کر دیں، پھر ائمہ طہیں تاکہ موضوع کے سمجھتے ہیں آسانی ہو۔

علماء اور دانشمندوں کی علمی کاؤشوں اور ان کی تحقیقات کے لئے تیری عام انسازی کے لئے کسی خاص موضوع و مسئلک کی معلومات حاصل کرنے کی خاطر یا تو اس سے متعلق کسی فرد کی تقریب یا اس فرد سے گفتگو کی جاسکتی ہے یا پھر اس موضوع سے متعلق کتابوں کو پڑھ کر معلومات حاصل ہو سکتی ہے۔ پہلی صورت اگرچہ عملی طور پر آسان ہے لیکن یہ اُسی وقت ممکن ہے جب بیان کرنے والا اور سینے والا دونوں اکٹھے ہوں لیکن درسری صورت میں اس کی قید نہیں بلکہ صدور پہلے بھی اگر کسی مسئلک و موضوع پر بحث ہوئی ہو اور اسے تحریر کر لیا گیا ہو تو اس زمانے میں اور آندرہ صدور میں بھی لوگ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ تو یا ہر زمانے میں لکھی جانے والی کتابیں اور رسائل نہ صرف اس زمانے کے لوگوں کے لئے مفید ہوتی ہیں بلکہ انکی نسلوں کے لئے بھی راہشا ہوتی ہیں۔ اسلام کے ظہور کے بعد جیسے چیزیں دوست کر دیتیں ایسا ہم اسلام نے اسے فہرست نویسی مقلقوں کی بولی ای اطلاع فراہم کرنے کے لئے علماء اسلام نے ابتداء ہی سے فہرست نویسی کتاب شناسی میں دلچسپی لی تاکہ محقق حضرات اپنی تحقیق کے لئے مناسب منابع و آخذ پیدا کر سکیں اور آسانی سے اپنی تحقیق کو تکمیل نہ کر سکیں۔

مسلمانوں کو اس بات پر فخر حاصل ہے کہ فہرست نویسی میں سب سے پہلے اخنوں نے ہی علیہ مجري میں کتاب "الفہرست" پیش کی جو فہرست ابن نعیم کے نام سے مشہور ہے اسے ابو الفرج محمد بن اسحاق نے مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب مختلف ذریعی اسلامی اور غیر اسلامی کتابوں کی فہرست ہے جو پہلے حدفاہ مدد ہے۔ دوسری فہرست "فہرست شیخ" کے نام سے مشہور ہے جسے شیعوں کے جید عالم شیخ الطائف محمد بن حنفی بن علی الطبوی (۴۶۰ھ - ۳۸۵ھ) نے لکھا ہے جس میں اپنے سیکٹوں کتابوں اور رسائل امامیہ کا ذکر کیا ہے جو اس زمانے تک لکھی جا چکی ہیں۔

یہاں یہ عنص کر دیں کہ اہل مغرب نے سب سے پہلی فہرست (Bibliography) ۱۹۳۴ء میں پیرس میں شائع کی۔

مسلمانوں میں فہرست نویسی کا روج اب تک چلا آ رہا ہے جس سے ان کے علمی کتابوں کی تحقیقی مراجع کا اندازہ ہوتا ہے۔ قرآنی آیات معلوم کرنے کے لئے سمجھ المقیم شائع ہو چکی ہے جس کے ذریعے ہم قرآن کی ایک ایک آیت کا پتہ لگا سکتے ہیں کہ کون سی آیت کس سورہ میں ہے وغیرہ ...

۱۹۳۷ء میں مجري میں امام مہدی علیہ السلام پر لکھی جانے والی کتابوں کی ایک فہرست "کتابنامہ امام مہدی" کے نام سے تہران سے رشتائے ہوئے۔ اسی طرح کی ایک فہرست کتاب نامہ پیغمبر (ص) کے نام سے ۱۹۳۷ء میں تہران ہی سے چھی جس میں پیغمبر اسلام (ص) سے متعلق صدر اسلام سے عصر حاضر تک لکھی جانے والی کتابوں کو اکھا کرنے کی کوشش کی گئی۔

موجودہ مقالے میں ہم کو شش کریں گے کہ امام مہدی علیہ السلام پر لکھی جانے والی کتابوں پر مخفف تبصرہ کریں اور آپ (ع) کے تولد، عینت، طول عمر اور دینگ عنوانوں پر لکھی جانے والی کتابوں کا تذکرہ کریں۔

کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں)

امام زمانہ پر مستقل کتابات

لقریبًا ۳۲۵ کتابیں عربی و فارسی اور اندوہ ہماری دانست میں ہیں، علاوہ اس کے تجارتی کتابات میں بھی ہیں جو علمی میں نہ ہوتیں۔ اس کے علاوہ ایسی بے شمار کتابیں ہیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے سلسلے میں چند ابواب قائم کئے گئے ہیں یا مختصر آپ کے حالاتِ زندگی درج کئے گئے ہیں۔ بعض کتابوں میں صرف چند احادیث نقل کی گئی ہیں گویا اصول عقائد کی کتابوں میں عموماً حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں الاب یا آناب کی صورت میں احادیث و روایات اعلیٰ کی جاتی ہیں۔

خلاصے کے طور پر مختصر جدول درج کر رہے ہیں۔ تعداد ہمارے انتازے کے تحت ہے۔ ان کتابوں کی تعداد میں یا تو کتابیں ہماری انقرضتے گزری ہیں یا نام سننا ہے۔

زبان	مستقل کتابات	امام زمانہ کے بارے میں ابواب یا کچھ حصے آئے ہیں	کل تعداد
عربی	۱۰۰	۵۰	۱۵۰
فارسی	۱۵۰	۲۵۰	۳۰۰
اردو	۵۰	۵۰	۱۰۰
انگریزی	۱۰	۳۰	۴۰
گجراتی	۱	۳	۵
= ۳۱۱ + ۳۲۹ = ۶۴۰			

ان کتابوں کے بارے میں مزید معلومات کے لئے امام زمانہ علیہ السلام کے جشن ولادت کے موقع پر ہونے والی کتابوں کی نمائش جوے۔ ۸۔ بر سوں سے کم باغ، ڈنگری، بیبی ۹ میں نیمه شعبان کے موقع ہوئی ہے اس سال بھی موجود... یکم اپریل سے ۱۱۔ اپریل شنبہ تک منعقد ہو رہی ہے۔ آپ شام بجے سے شب کو، اب تک کسی وقت بھی تشریف لاسکتے ہیں اور تفصیلی معلومات حاصل کر سکتے ہیں، نیز کتابوں کا دیدار بھی کر سکتے ہیں۔

اب بیان ہم حیدر شہور کراں اول کا تعارف کرتے ہیں۔

۱۔ کتاب الخیسیہ "جو تھی صدی ہجری میں محمد بن ابراہیم بن جعفر النعافی نے تالیف کی۔ یہ کتاب تصحیح و تحقیق کے بعد آخری بار "مکتبۃ الصدقۃ" تہران سے شائع ہوئی ہے۔

۲۔ "کمال الدین" شیخ صدوق (ره) نے تالیف کی ہے۔ آپ رئیس الحدیثین کے لقب سے نوازے گئے۔ آپ نے نشانہ ۳۸۷ ہجری میں وفات پائی۔ یہ کتاب اکٹھ اطہار کی احادیث پر مشتمل ہے۔

۳۔ خمس رسائل فی اثبات الحجۃ۔ تالیف شیخ مفید متوفی ۱۳۷۲ ہجری۔ یہ گرانقدر کتاب حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں کلامی بحثوں پر مشتمل ہے۔

۴۔ "البرهان علی صحة طول عمر الامام صاحب الزمان" عالم بزرگوار محمد بن علی بن عثمان الراجحی (متوفی ۹۹۷ ہجری) نے لکھی ہے۔ یہ کتاب

۳۲۶ ہجری میں حضرت ولی عصرؑ کی طولانی عمر کے ثبوت میں لکھی گئی ہے اس سے علوم پرتوں ہے کہ حضرت قائم رعیؑ کی طول عمرؑ کی بحث اپنیں ایام سے چل آرہی ہے۔

۵۔ "کتاب الغیبة" تالیف شیخ الطائف ابی جعفر محمد بن حسن الطوسی (متوفی ۲۶۰ ھجری)

۶۔ "الملاحن والفتین" تالیف سید بن طاووس متوفی ۲۶۸ ہجری۔

۷۔ "کشف التعمیمیہ فی حکم التسمییہ" شیخ جرمی (۱۰۰۷-۱۰۳۴ھ)

(سال تالیف ۱۴۱۴ھ)

۸۔ "بحار الانوار" تالیف علامہ مجلسی متوفی ۱۱۱۴ ہجری۔ پہلی اشاعت کی

۳ اور یہ جلد اور جدید اشاعت ۳ جلدیں ہیں ہیں۔ جلد نمبر ۵۲، ۵۳، ۵۴۔

۹۔ "مکیال المکارم" تالیف سید محمد تقی موسوی اصفہانی (سن تالیف ۱۳۷۸ھ)

۱۔ "منتخب الاشرفی الامام الشافی عشرؑ" لطف الرضا صافی کلپائیگان

۱۱۔ "احقاق الحق" جلد ۱۳، تالیف آیت... قاضی نور الدین شوستری۔ آپ شہید شاث کے نام سے مشہور ہیں۔ آگرہ میں آپ کا مقبرہ ہے۔

مندرجہ بالا اکثر کتابوں کا فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ درج ذیل چند کتابوں میں فارسی میں لکھی گئی ہیں جو عربی مفید اور عام فہم ہیں۔

۱۔ "دانشمندان عامہ و ہدی م Gould" علی دوای۔ (اس کتاب میں علم را باہست

کے نظریات درج ہیں)

۲۔ "تحیم الشاقی" حاج مزا حسین طبری توری۔

۳۔ "نوید من و امان" اذ لطف الشصافی

۴۔ "قیام و انقلاب ہدی" اذ مرتضی مظہری

اڑوداں حضرات کے لئے چند کتابوں کے نام درج کر رہے ہیں۔

(۱) بہار القلب (۲) ہدی المنتظر (۳) ہدی م Gould (۴) در مقصود

(۵) فلسفہ انتظار (۶) دیواری در (۷) شرح دعائے ندب (۸) ختم ہوئی اندھیری

لات (۹) انقلاب الہی (۱۰) سوانح عمری حضرت امام ہدیؑ (۱۱) سپہر امامت کا

بارہ ماں بُریج (۱۲) ملاقات امام (۱۳) انتظار (۱۴) قیام و انقلاب ہدی (۱۵)

ہدیویت او عوام فرسی۔

ذکورہ بالا کتابیں مستقل اماں زمانہ علیہ السلام کے حالات پر مشتمل ہیں۔ علاوہ

ان کے چند اہم کتابیں جن کئے باب "یافصل حضرت ہدی" سے منتقل موجود ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) چورہ ستارے (۲) اصول دین (۳) وسیله الماجات (۴) حضرت حیدری

(۵) مواضع حسنة (۶) عقائد شیعہ۔

انگریزی داں حضرات کے لئے بھی چند کتابیں نقل کی جاتی ہیں:

(۱) The awaited Savior.

(۲) The twelfth Imam.

(۳) The Promised Imam.

(۴) An Inquiry concerning Al-Mahdi (Ajj)

(۵) Mahdi The Awaited Savior.

(۶) Occultation of Imam Mahdi (Ajj)

(۷) Roots of Religion.

(۸) Al-Grshad.

(بقیہ صفحوے ایک پر)

پنے مولائے زمانہ علیہ السلام کے فرائض

میں الجمل کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ دعا خداوند عالم کی جانب سے مقدار شدہ ما تر میں اثر رکھتی ہے۔ دوسرا یہ کہ ان فریضوں کی ادائیگی جو ایک منتظر شعیر پر عالم ہوتے ہیں۔ آخر کس طرح ممکن ہے کہ مسلمان دعا اوقتوں اور اپنی نماز میں دنیا میں سلامی، اپنی روزی میں کشادگی اور وسعت، دنیا اور آخرت میں یہی کے لئے درخواست کرے لیکن اپنے زمانے کے امام علیہ السلام کے ظہور میں تعجب اور ان کی سلامی کا خواستگار نہ ہو، کس طرح ممکن ہے کہ ایک باعتقاد مسلمان سفر پر جانے والے دوستوں اور رشتہداروں کی سلامی کے لئے «آئیہ الکرسی» جو خدا نے متعال کی قدرت لا بیزاں کو بیان کرنے والی اور مومنین کی دنیا و مافہما کے شر و فساد سے حفاظت اور نگہبانی کرتے والی ہے پڑھ لیکن اس مساق کی سلامی کے لئے جس کے ہمراہ سیکڑوں دل کے قافیں جل رہے ہیں، دعا نہ کرے۔

صادقہ دیتا ایک اور پسندیدہ فریضہ جس کی تاکید ہمارے پیشوایاں دین نے کہے وہ محابوں اور غربوں کو صدقہ دیا ہے مخصوصین علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ صدقہ بلاوں کو دُور اور موت کو تاثیر میں ڈال دیتا ہے اور غبیت کبھی کے زمانے میں ہوتی ہی اچھا ہم ہے۔ حضرت ولی عصرؒ کی سلامی کی نیت سے صدقہ دینا ہے۔ یہ عمل بھی دعا کی طرح، اس سے قطع نظر کر خدا کی مقر کی ہوتی تقدیر برداشت نماز ہوتا ہے بلکہ فریضہ کی انجام دی بھی مانی جاتی ہے۔ اس شخص کے فریضے کی انجام دہی جو اپنے امام، رہبر اور محبوب کی سلامی کا خواستگار ہے۔

اُن حضرت کی نیابت میں مستحبات کی انجام دھی

غبیت کبھی کے زمانے میں پرہریگار شیعوں کے فرائض میں سے ایک فریضہ پہلے جسے ہمارے بزرگ اور اسلاف انجام دینے میں بہت ہی انتہا کیا گئے تھے کہ شیعہ ہر مسحوب عمل اور کام تیرنما فل کو ان حضرت عجل اللہ تعالیٰ فرج الشریف کی نیابت کی نیت کر کے انجام دے۔ اس سے قطع نظر کر جیونئی کا یہ ناجائز ہے بلکہ مسلمان زمانہ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے، خدا کی بارگاہ قدس میں یقیناً وہ مسحوب عمل شرف قبولیت حاصل کر لے گا۔ اور نظری طور پر ہماری جانب حضرتؐ کی محبت و عنایت کو متوجہ کرنے کا سبب بن جائے گا۔

بیعت کی تجدید اعبد الدین مانے میں ظالم فرانزواؤں، حاکموں اور بادشاہوں کی بیعت ہیں کی۔ شیعوں کے اعتقاد کے مطابق بادشاہوں کا بادشاہ اور سچا اور حقیقی حکمران وہ امام ہے جو زندہ ہے اور معصوم ہے، اس اعتبراً سے وہ صرف اُن حضرتؐ ہی کی جانب بیعت کرنے کے لئے بالآخر طھارتی ہیں اور انہیں سے عہد و بیان کرتے ہیں۔ آئیے! ہر صبح نماز کے بعد دعا نے عہد پڑھ کر امام زمانہ علیہ السلام کے ہاتھوں پر اپنی بیعت کو مضبوط تر بنائیں۔

انتظار ہمارے فریضوں میں سے سب سے زیادہ ایک اہم فریضہ "انتظار" ہے۔ یہ انتظار اس صورت سے ہونا چاہیے کہ ہماری عمر کا ایک لمحہ ایسا نہ گزرسے جس میں اُن حضرتؐ کے اور ان کے حکم سے غافل ہو کر روگردانی کریں یہاں آنکھوں کو حضرت یعقوب کی آنکھوں کی مانندی نہ تو اور یوسف فاطمۃ الزہرا کی ملاشیں رہنا چاہیے۔ ہر وقت سر میں بھی سودا اور بے قرار دل میں الحسن کے دیوار کی تربیت رہنی چاہیے۔ ہمارے آئندہ مخصوصین علیہم السلام نے غبیت کے زمانے میں خود بھی

اس مقام پر امام زمانہ علیہ السلام کے زمانہ غبیت میں، شیعوں کے تمازق ارض کا بیان مقصود ہے، میں بلکہ صرف بعض ان فرقوں کا بیان اور تحقیق مقصود ہے جو امام علیہ السلام کے ساتھ رابطہ و تعلق میں قرار دے گئے ہیں۔

(۱) معرفت ہے۔ اسلام میں امامؑ کی معرفت اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِيمَانَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً الجاھلیّة۔ یعنی جو شخص اس حالت میں دنیا سے اٹھے کہ اپنے امام و قوت کو نہ پہچانا ہو تو اس کی موت زمانہ جاہلیت (کفر)، کی موت ہوگی۔ زمانہ جاہلیت میں مرنا یعنی اسلام اور ایمان سے بے بہرہ ہو کر مرننا ہوتا ہے، یعنی جو شخص امام زمانہ علیہ السلام کو نہ پہچانے گا، اسلام اور قرآن کی یاد بھی اس تک نہ پہچنے گی۔ اسی بتا پر سماں اور فریضہ ہو جاتا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کی معرفت کی راہ میں جدوجہد اور خداوند حضرت عجل اللہ تعالیٰ فرجؐ کو پہچاننے کی کوشش اور جستجویں رہیں۔

(۲) پیروی - کہ اپنے امام اور پیشوای پر نگاہ جاتے رہے اور دیکھے کہ اس کے مقاصد اور نظام ہائے عمل کیا ہیں؟ کن کاموں کے انجام دینے سے خوش اور کن کاموں کے سجالانے سے منزہ مولیٰ تھا۔ وہی کام انجام دے جو اسے پسند ہوں اور اس کی آرزوؤں اور اس کے مقاصد کے حاصل کرنے میں پورا تر لگائے۔ ویسے ہی جیسے امام زمانہ علیہ السلام اسلام و ایمان اور توحید کا مجتہد کوں کے دلوں میں پوری رہے تر میں پر بولیں گے۔ وہ بھی اس آسانی آئین و قوانین کی تبلیغ و اشاعت اور کلمہ توحید کی بلندی کے لئے جان لوٹ کو شکش کرے اور اسلامی احکام اور اسلامی تعلیمات کو پڑھے، ہی خوبصورت انداز میں بدعتہ اور بے دین لوگوں کے کافلوں تک پہنچائے۔ امام جعفر صارق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: "جو شخص بھی ہمیں دوست رکھتا ہے اس کا فریضہ ہے کہ ہمارے عمل اور کردار کو پہنچنے لئے نہوڑہ قرار دے اور لینے کردار کو ہمارے کردار کے مطابق ڈھانے۔"

(۳) عام نائبین امام کی اطاعت و پیروی

غبیت کبھی ناتب خاص ہیں، صرف عالم نائبین یا فقہاء جامع الشرائع یا حضرتؐ کے ہام نمائندے ہوتے ہیں۔ شیعوں کا فریضہ ہے کہ غبیت کبھی کے زمانے میں ان حضرات کی رائے اور ان کے نظریات پر شرعی اور اسلامی مسائل میں نگاہ رکھیں اور ان کی پیروی و اطاعت کریں۔ امام جعفر صارق علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "لیں عوام النّاس کا فریضہ ہے کہ جو فقہاء اور خصوصیات اور اوصاف کے حوالی میں ان کی تقلید اور اطاعت کریں، جو اپنے نفس کو حفظ رکھیں اپنے دین کی محافظت کریں، انسانی خواہشات کی مخالفت کریں ترہیں اور خدا اور رسول اور امام کی پیروی کریں"۔

(۴) دعا فریضہ یہ بھی ہے کہ پوری توجہ کے ساتھ امام کے ظہور میں تعجب اور ان حضرتؐ کی سلامتی کے لئے دعا کریں۔ اس توبہ اور دعا اور بارگاہ خداوندی

استقامتہ بحضور حضرت ولی عصر عمل اللہ فرجہ الشرف

یا بن الزہراء — اکر یہ لمحہ امداد ہے یا بن الزہراء — یا بن الزہراء

ساری دنیا ستم ایجاد ہے یا بن الزہراء جس کو دیکھو وہی جس لاد ہے یا بن الزہراء
ہر قدم اک نئی افتادہ ہے یا بن الزہراء یعنی بسیداد پر بسیداد ہے یا بن الزہراء

ہر بشر کی بہی فسیداد ہے یا بن الزہراء

اکر یہ لمحہ امداد ہے یا بن الزہراء

اٹھے بیس دین پیغمبر کے مٹانے والے اک پھر خانہ زہرا میں لگانے والے
ظلم ہر محسن اسلام پر ڈھانے والے کام اب آئیں گے بس تیرے گھرنے والے

تیری یہ سیرت اجداد ہے یا بن الزہراء

اکر یہ لمحہ امداد ہے یا بن الزہراء

چاہئے والوں پر کس درجہ یہ حالات ہیں شاق اک طرف طعنوں کے خصم ایک طرف درد فراق
مرکز علم تھا اب مقتل ایسا اس ہے عرقاً اب تو غیبت کا بھی اشارا اڑاتے ہیں مذاق

جس کو دیکھو وہی نقاد ہے یا بن الزہراء

اکر یہ لمحہ امداد ہے یا بن الزہراء

مٹتی جاتی ہے زمانے میں شریعت ہر سو تو اور زر کی ہے دنیا میں حکومت ہر سو
چاہئے والوں پر یہے کھنڈت کی تہمت ہر سو

حمد در دین پر الحاد ہے یا بن الزہراء

اکر یہ لمحہ امداد ہے یا بن الزہراء

چاہئے والوں پر یغوارِ ستم ہے پیغم سازشیں کفر اور اسلام میں ہوتی ہیں بہم ارض کم پہ بھی اب ہونے لگے ظلم و ستم خونِ جستاج سے رنگیں ہوئی ارضِ حرم

حضرت کعبہ بھی برپا ہے یا بن الزہراء

اکر یہ لمحہ امداد ہے یا بن الزہراء

اس طرح لوٹا گیا احمد مختار کا باغ چاہئے والوں کو ملت انہیں قبر کروں کا سراغ
کون جانے ہے نرے قلب پر کبسا یہ داع لات بھر جلت انہیں تربت زہراء پر چسرا غ

بعد مردن بھی یہ بسیداد ہے یا بن الزہراء

اکر یہ لمحہ امداد ہے یا بن الزہراء

تیرے ذمہ یہ بڑا عہد خودا باقی ہے عوضِ خونِ شہید داں وفا باقی ہے
ایک پہلوئے شکستہ کی دوا باقی ہے ایک اجر طے ہوئے روضہ کی بتا باقی ہے

کر بلا بھی تو مجھے یاد ہے یا بن الزہراء

اکر یہ لمحہ امداد ہے یا بن الزہراء

حضرت حجہ بن الحسنؑ کی طولانی عمر

جیسا کہ آپ کو یاد ہو گا کہ سال گذشتہ کے نیز شعبان کے مخصوص شارے میں امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی عمر کا سائنسی نقطہ نظر سے جائزہ لیتے ہوئے ثابت کیا گیا تھا کہ سائنسی نقطہ نظر سے ہمیں طولانی عمر ہونے میں کسی تمدن کے شک و شبہ کی وجہ نہیں۔ اسال اسی مطلب کی دوسرے نقطہ ہائے نظر سے تحقیق اور جہان بین کریں گے۔

طولانی عمر۔ قرآنی نقطہ نظر سے

جو آئینی بعض پیغمبر ان خدا کی طولانی عمر کے بارے میں پائی جاتی ہیں وہ آئینی امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی عمر کے متعلق آسان کر دیتی ہیں۔ اس مقام پر ہم صرف دو ہی آیتوں پر کتفاگریں گے۔

۱۔ سورہ عنکبوت آیت ۱۷ میں پڑھتے ہیں :

”بے شک ہم نے فوح کو ان کی قوم کی جانب بھجا۔ پس وہ ان کے درمیان سارے نو سو سال (امامت کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے) رہے ہیں“

اس آئیہ کریمہ کے مطابق حضرت توح (ع) کی رسالت کی مدت سارے نو سو میں ہوئی تھی اور یقیناً ان حضرت کی عمر اس سے زیادہ کھی پڑنا پچھر مرحوم شیخ صدوق رضوان اللہ علیہ جو شیعوں کے ایک عظیم المرتب علم تھے انہوں نے حضرت توح کی عمر کا اندازہ دو ہزار سال سے زیادہ کا لیا ہے (اماں الدین)

۲۔ سورہ نسار کی آیت ۱۵۸ اور حضرت علیؓ علیہ السلام کا ذکر ان نقطوں میں کیا گیا ہے :

”ان لوگوں کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح، عیسیٰ بن مریم (ع) پیغمبر کو قتل کر دیا (غلط ہے) ان لوگوں نے نہ تو انہیں قتل کیا اور ہمیں صلیب پر جرضا یا بلکہ معاشران کے لئے مستحبہ ہوتا اور جن لوگوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا تھا بے شک وہ لوگ شک و شبہ میں متلاش ہیں۔ انہیں علم و یقین نہیں تھا مگر یہ کہ وہ اپنے مگان اور خیال کی پروپری کرتے ہیں اور یقینی طور پر انہیں قتل نہیں کیا بلکہ خداوند عالم نے انہیں (عیسیٰ کو) اپنی طرف بلا یا کیونکہ اسے قدرت والا اور حکمت والا ہے۔“

اس آئیہ شریف میں خداوند عالم حضرت عیسیٰ کے زندہ رہنے کی تصریح فرمائی ہے۔ عیسیٰ کے غلط قول اور عقیدے کی، جس کی بنیاد حضرت عیسیٰ کے صلیب پر جرضا ہائے جانے اور قتل کرنے پر ہے، تردید کرتا ہے۔ اسی کی توضیح یوں ہے کہ قرآن کیمی کی دوسری ایسی بھی آیتیں ہیں جو پیغمبر انہی نیز دوسرے موصوعات پر ہیں جن میں طولانی عمر کی جاپ اشارہ کیا گیا ہے یہاں تک کہ فاسق و فاجر اور کافر افراد کے بارے میں ایسی آیتیں آئی ہیں جو ان کی درازی عمر پر دلالت کرتی ہیں۔ مثون نے کے لئے اس مقام پر دوستی پیش کرتے ہیں :

۱۔ سورہ انبیا کی آیت ۴۳ میں ہے :

”بلکہ ہم نے انہیں اور ان کے آباء کو دینوی سرملائے سے نوازائے تاکہ ان کی عمر طولانی ہو جائے۔“

۲۔ سورہ قصص کی آیت ۵۳ میں ہم دیکھتے ہیں :

”یعنی ہم نے ایسے زمانے کو پیدا کیا ہے جس میں لوگوں کی عمر یہ طولانی بتائی ہیں۔“ جب خدا نے قادر و قوایا بعض کافروں کو ان کے امتحان کی غرض سے طولانی عمر

عطاف رہا تو پھر اس میں کون سی اشکال کی بات ہے کہ اپنے نمائندے اور اپنی محنت کو عمل و انصاف کی حکومت کے قیام، اسلام کے مقدس و قانونی کی زندگی تو اور درد بندی کا مولو کے لئے طولانی عمر عطا کرے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص قرآن کریم پر اعتماد رکھتا ہے اور اس پر دردگار کی قدرت و قوانینی پڑھ جو ان آیات شریفہ کا نازل گرنے والا ہے ایمان رکھتا ہے، اس کا فرض ہے کہ جو کچھ اس میں آیا ہے جس میں طولانی عمر کا بھی سملہ ہے، اچھے طریقے سے معتقد اور اس پر ایمان رکھتا ہو۔ ایسی صورت میں یہ بات بالکل سہیں اور آسان ہو جائے گی کیون کہ خداوند متعال ہر چیز کو پیدا کرنے پر پوری پوری قدرت و قوانینی رکھتا ہے۔ انَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِكُلِّ شَيْءٍ فَقِيلَتِيْرَ (سورہ فاطر آیت ۱۱) قرآن کریم نے خداوند متعال کی بے ہیات قدرت اور نامحدود عظمت و بزرگی کی نشاندہی کے لئے اصحاب کہف، پیغمبر خدا غیر عرب، جناب ابراہیمؑ کے طرز کی دوستی میں اور درسرے واقعات بیان کئے ہیں۔ اس مقام پر ہم صرف ایک واقعیت کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ اصحاب کہف کی ہجرت انگریز اور عجیب دغیرہ بیان (سورہ کہف ۹ سے ۲۵ آیتوں تک) ہم اس طرح پڑھتے کہ ۳۹۴ سال تک یہ لوگ کہف (غار) میں سوتے رہے۔ اس طولانی مدت کے بعد قیامت ”کوئی بات کرنے اور خداوند عالم کی قدر عظیم کے اظہار کے لئے خداوند عالم کے حکم سے دوبارہ زندہ ہوئے۔ کیا وہ خدا جو اپنی معمولی کی قدرت کے اظہار کا منور اسی مختصر سے واقعہ سے ظاہر کرنا ہے جس کی جانب ہم نے صرف اشارہ کیا ہے، وہ اس امر پر مقادیر ہیں کہ اپنے نمائندے اور اپنی محنت کی عزیزی میں کو عمل و انصاف سے پُر کرنے اور دنیا کے معاملات کی اصلاح، خدا کے پیغمبروں اور اولیاء کی آزادیوں کو جامیہ عمل میں لانے اور روئے زین پر اسلام کی حقیقی حکومت کے قیام و استقرار کے لئے طولانی ارکسے اور طولانی عربی کی نعمت کو ان جمعتیں کر لئے آسان بنادے؛ خداوند عالم ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔

طولانی عمر۔ روایات و احادیث کی روشنی میں

اسلامی علوم و معارف کے بیکن گرانیاں میں امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی عمر اسلامی علوم و معارف کے بیکن گرانیاں میں امام زمانہ علیہ السلام کی طولانی عمر کے بارے میں ان گنت حدیثیں موجود ہیں جس کی ایک جیلد عالم نے کتاب ”محب الشارع“ میں ان حدیثیوں کی تعداد ۲۱۸ بتائی ہے۔ اس مقام پر صرف ایک ہی حدیث کے تذکرے پر اتفاق کرتے ہیں یہ شیعوں کے بزرگ شیخ شریح حرم صدوق رضوان اللہ علیہ کمال الدین میں امام سجاد علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا :

”فِ الْقَارَبِ مُسْنَةٌ مِنْ نُوحٍ وَهُوَ طُولُ الْعُمُرِ“

یعنی قائم میں توح علیہ السلام کی ایک سنت اور ان سے مشاہد پائی جاتی ہے اور وہ طولانی عرب ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ جس طرح حضرت توح طولانی عمر تھے، حضرت مہدی و قائم علیہ السلام کی بھی عمر طولانی ہے۔

طولانی عمر۔ مذہبی معتقدات کی روشنی میں

ہمارا اعتقاد ہے کہ خداوند متناں اور خالق کائنات قادر اور قابلہ اسی حقیقی میں کہ تمام چیزوں کو پیدا کرے یہاں تک مصلحت جانتا ہو، اس کے لئے بغیر کسی اندازے کے سہیں وہ سان ہے اور وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ جس موجود کو چاہئے ہتھی کا لباس پہنائے۔ عاجزی اور کمزوری کی خدائی بارگاہ تک رسائی ہی نہیں۔ اور کسی وقت بھی کسی چیز کو وجود میں لانے سے نہ تو عاجز ہے اور نہ ہی کمزور ہے۔ وہ اس جس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا، اپنی قدرت سے وہ روح جوز عین کا

بقدیمی

اپنے مولائے زمانہ غیبت میں شیعوں کے فرائض

ظہور کے انتظار کو سب سے بڑا ظہور قرار دیا ہے اور اس طرح فرمایا ہے: "جو شخص ہمارے امر حکومت اکا منتظر ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو خدا کی راہ میں اپنے فون میں غلطیوں سے نہ تباہ کو۔

بے شک، جو شخص امام زمانہ علیہ السلام کا سچا منتظر ہوتا ہے اس کا تعارف خدا کی راہ میں شہید ہونے والے کی حیثیت سے کر لیا گیا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں امام زمانہ علیہ السلام کے منتظروں کی شان میں فرماتے ہیں: "جو لوگ قائم علیہ السلام کی حکومت کے انتظار میں اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں وہ ان لوگوں کی مانند ہیں جو قائم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں۔" (بخاری۔ جلد اپنہ خندلخی توقف کے بعد فرمایا: "بلکہ ان لوگوں کا طرح جنہوں نے مہدی (علیہ السلام) کے ہم کا رہ کر جہاد کیا ہوا۔"

پھر ٹھوڑی دیر گز کر فرمایا: "خدا کی قسم ای لوگ ان لوگوں کی مانند ہیں جو ہمیز اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں رہ کر درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہوں۔" اس لئے، اسے پروردگار! ہمیں ان حضرت محل اللہ تعالیٰ فرجہ کے حقیقی منتظروں میں قرار دے اور توفیق عطا کر کہ ان کی خدمت میں رہ کر ان کے دوستوں میں شمار ہوں۔ آمین!

طولانی ضروری بات

عزیزان گرامی!

آپ کو اطلاع ہو گئی کہ گذشتہ چند ماہ سے ہم "المُنتَظَر" (درویں) کے ہمراہ سوانانے بھی آپ کی خدمت میں روانہ کرتے ہیں تاکہ آپ جواب لکھ کر ہمیں واپس بھیج دیں۔ یہاں خادمانِ امام زمانہ علیہ السلام آپ کے سوال ناموں کو جاچنچے ہیں اور اسی کے طبق سوالوں کے نمبر دیتے ہیں اور ساختہ ہی ساختہ آپ کے شائع تیار کرتے ہیں۔ چند ماہ کے بعد آپ کی مارک شیٹ آپ کو روانہ کر دی جائیں گی۔ اور آپ خود اپنے شائع دیکھ سکیں گے۔ ہمیاں کامیابی حاصل کرنے والوں کی خدمت میں مناسب انعام بھی روانہ کریں گے۔

ہم نے درس نمبر ۲۷ (المُنتَظَر) صرف انھیں لوگوں کو بھیجا ہے جنہوں نے سوالوں کے جواب روانہ کئے تھے اور بقیہ لوگوں کی خدمت میں المُنتَظَر اسال نہیں کئے گئے۔ اگر آپ اس درسی سلسلے میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو یہ مہربانی سوالانہ مولو کو پر کر کے روانہ کرتے رہیے۔ اور اگر آپ کو درس نمبر ۲۷ موصول نہیں ہوا تو فوراً انھیں لکھیجئے تاکہ ہم فوری افراز کریں۔

خداوند عالم ہمیں اور تمام موبین کو امام زمانہ علیہ السلام کے خدمت گزاروں میں شمار کرے۔ (آئین)

سرمایہ ہوتی ہے اُسے انسان کے بیٹے جان جسم میں پھونکتا۔ اس ان جو بیک وقت خوب صورت اور حیرت انگریز موجود ہے اُسے وجود میں لا یا اور پھر اسے نطفے سے پیدا کیا۔ وہ غالباً جسم نے میٹی کو بغیر یا میٹ کر پیدا کیا اور حرم ممکنہ میں روح پھونک کر حضرت علیہ کا لطفہ قرار دیا۔ اُن حضرت علیہ السلام کو شیر خواری کے زمانے میں جیکہ ان کی عمر معرف ایک دن کی تھی لولے کی قوت عطا کی اور اس طرح ایک اپنا بیغیر اور اپنے لئے بہت بڑی نشانی قرار دی۔ یہاں تک اپنے مادر گرامی کی آئونش میں انہوں نے پسند لب کھولے اور خدا کی آئون کو میان کیا۔ اسی طرح حضرت علیہ السلام کو پچھنے ہی میں تیوتوت کے احکام تجھے رسالت کے پاس فاتحہ سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: اے بھائی! کتاب کو خلائق قوت سے پکڑو اور ہم اپنے انہیں بچھنے میں پیغمبری کا حکم بنتا۔ (سورہ مریم: آیت ۱۲)

ایسا پروردگار جس نے یہ ساری حیرت انگریز مخلوقات پیاس ایکس جن کی پیڈائنس کا شاہزادہ اور غور و خونج کرنے کے بعد انسان مجسمہ حیرت بن جاتا ہے۔ ایسا خدا جس نے اس نظام شمسی طبق اور شماستہ ہوئے مستاروں اور انسانی عقلي کو مبہوت اور حیرت زدہ کر دینے والے ان گنت نظام ہے شمسی کو خلق فرمایا اور یقین مسحور سائنس دال آئینہ سائنس اگر روشنی اجس کی روشنائیں لا کہ کیلومیٹر فی سکنڈ ہے اس کائنات عالم کے ایک نقطے سے سفر شروع کرے تو تقریباً دو سو ارب سال میں پوری کائنات عالم کا سفر کر کے اپنے نقطۂ آغاز پر اپس آئے گی۔ وہی خدا اپنا آخری جمیت حضرت امام مہدی علیہ السلام کو طولانی مدت عطا کر سکتا ہے۔

طولانی عمر۔ قاریخی نقطۂ نظر سے

اگر ہم تاریخ کا کتابوں کا مطالعہ کریں تو ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہو جائے کہ طولانی عمر پلے والے افراد کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ برادران اپنے نسبت کے ایک بزرگ عالم الیحا تم سجن تائیز متفق یہ کتاب ان لوگوں کے حالات زندگانی کے بارے میں تالیف کی ہے۔ اس کتاب کا نام "المُعْمَرُون" ہے یعنی وہ افراد جنہوں نے لمبی عمر پالی ہے چنانچہ شیعوں کے جلیل القدر عالم رحوم شیخ صدوقؑ ان میں سے بعض افراد کا تذکرہ ایسی تہذیب و تیقین کتاب "کمال الدین" میں کیا ہے۔ تھوڑے کے طور پر ان میں سے چند افراد کا تذکرہ مزوری تصور کر سکتے ہیں۔

مروناہی مخصوص نے ۳۵ سال کی عمر پائی۔ مزیقیا جس کا نام عمر بن عامر تھا۔ ۸۰ سال تک زندہ رہا۔ ہبیل بن عبد الشہر۔ ۶۰ سال تک جیتا رہا۔ ان کے علاوہ کثیر تعداد ایسے لوگوں کی بھروسے طولانی عمر پائی تھی۔

طولانی عمر۔ یہودیوں اور عیسیائیوں کے نقطۂ نظر سے

یہودی اور عیسائی بھی اس امر کے معتقد ہیں کہ اگلے زمانے میں بہت سے افراد نے لمبی لمبی عمریں پائی تھیں۔ چنانچہ توریت اور اس کے اسفار میں آیا ہے اور اس پر یہودیوں اور عیسیائیوں کا اعتقاد بھی ہے کہ اگر زندگی زمانے میں بہت سے افراد نے طولانی عمریں پائی ہے تو یہ توریت میں ذکر کیا گی ہے کہ والقرآن نے تین ہزار سال کی زندگی پائی تھی۔

جناب شیعیت کی عمر ۹۱۰ سال، اوس کی عمر ۹۵ سال، قیتان کی عمر ۹۲ سال، یادو کی عمر ۹۴۳ سال، اخنزخ کی عمر ۳۶۵ سال، متواتع کی عمر ۹۴۹ سال، لامک کی عمر ۷۷۷ سال، اور جیسے ملکیسیل کی عمر ۸۹۵ سال وغیرہ وغیرہ تھی۔

اُن، اس بات پر تین اور اس کا اعتراف کرنا چاہیے کہ خداوند عالم اس امر پر یہودی طور پر قادر ہے کہ وہ حضرت ولی عصر اور یا کوئی جمیت اور آخری ذخیرے کو طولانی اور زیادہ عطا کرے اور ان حضرت کو اس مندو پر فوراً وہ اور قرآن مجید کا ماتنده و درختہ نہیں۔

جوابِ تمنا

جوابِ تمنا

دلوں کی تمنائیں بر لایں گے ہم کہ آئیں گے اور بے نقابلیں گے ہم
نگاہیں بھلا اور تم سے بچریں گی تمہارے بلجوں کو بر ماییں گے ہم
قسم آپ کو آپ کی مصلحت کی عبث نہ رہے ہو نظر ہو تواب بھی نظر آئیں گے ہم
سینیں گے تمہاری تمہارے دلوں کی وہ جب حکم دے گا چلے آئیں گے ہم
دلوں سے زرا چھٹ لے ابر ک درت تو پھر چاند بن کر نکل آئیں گے ہم
ملک اک ذرا اپنے عادات بدلو تمہیں ڈر نہیں ہے بگڑ جائیں گے ہم
تمہیں روکنے کی ضرورت نہ ہوگی

جب آجائیے گا تو دامن پکڑ کر،
کہیں گے کہ بس اب کہاں جائیے گا

سید جعفر جیں منظر لکھنؤی

دلوں کی تمنا بھی بر لایے گا کہ پردہ ہی پردہ کئے جائیے گا
سبھائیاں کام آئیں گی کس دن مریضوں پر کب تک نرس کھائیے گا
ہماری دعائیں ہماری اصلاحیں خوشی سے کب تک منے جائیے گا
یہ مانا کہ ہے مصلحت پردہ شیکن مقرر کوئی حد بھی فرمایے گا
بچانے کو طعنوں سے ان منکروں کے پلے آئیے بچر چلے جائیے گا
جب آجائیے گا تو دامن پکڑ کر،

کہیں گے کہ بس اب کہاں جائیے گا

جان انتظار

تو ابتداء سے غیب میں ہے نورِ ذوالجلال تیرے قیام میں ہے قیامت کا اعتدال
تیرا وجود دورِ امامت کا ہے نجسال خود تیرے گھر میں تیری امامت ہے بے مثال

ہر زادی سے تیرا شرف لا جواب ہے

تیرا شباب، دینِ خود اکا شباب ہے

ہم کو یقین ہے اس لئے کرتے ہیں انتظار ہم کو نبی کی بات پر کامل ہے اعتبار
ہم جانتے ہیں نفسِ محمدؐ کا اقتدار ہم مانتے ہیں فتا درِ مطلق ہے کردگار
جن کو یقین نہیں ہے تو سے انتظار میں

شک کر رہا ہے فتدرت پر درگار میں

قرآن کہ رہا ہے سبھی منتظر رہے کعبہ گواہ ہے کہ نبیؐ منتظر رہے
حق کے ولی نبی کے وصی منتظر رہے خود جس ان انتظار، علی منتظر رہے

ثابت ہوا پسندِ مشیت ہے انتظار

سب سے بڑی رسول کی سنت ہے انتظار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُوُ إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَعَيْبَةِ وَلِيِّنَا وَكَثُرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَشِدَّةَ
الْفِتَنِ بِنَا وَنَظَاهُرًا لِزَمَانِ عَلَيْنَا فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
آلِهِ وَاعِنَّا عَلَى ذَلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ وَبِضُرٍّ تُكِنْهُ
وَنَصْرٍ تُعِزُّهُ وَسُلْطَانٍ حَقٍّ تُظْهِرُهُ وَرَحْمَةً مِنْكَ
تُجَلِّلُنَا هَا وَعَافِيَةً مِنْكَ تُلِسِّنَا هَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ

پروردگارا ! ہم تیری بارگاہ قدس میں اپنے پیغمبر صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے زیارت سے
امٹھ جانے، اپنے امام کی غیبت، اپنے شمنوں کی کثرت، اپنی تعداد کی قلت،
ہم پر سخت اور شدید فتنوں، اپنے خلاف زمانے کی ناسازگاریوں کی شکایت لے کر
حاضر ہوتے ہیں۔ پس محمد اور ان کی آل پاک پر درود بخیج اور ان تمام امور و معاملات میں
ہماری مدد کر، اپنی جانب سے فوری فتح و نصرت کے ذریعے اور لنج و آلام اور سختیوں کو بطرف
کر کے اور الہی نصرت کے توسط سے جسے توانقدار و عزت اور سلطنت حقہ کے قیام
سے ظاہر کرے گا اور تیری توجہ سے ایسی رحمت جو ہم سبھوں کے شامل حال ہو جائے
اور ایسے لباسِ عافیت کے ذریعے جو ایسیں پہنانے گا۔ تیری رحمت کے واسطے سے
اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

منظراً امام علیہ السلام کا ہوا!

ایسے شیعہ اہلیت رسول! تمہارا فرضیہ ہے کہ علوم دینی اور اپنے قرآن کے احکام سے واقفیت حاصل کرو اور عقلی دلیل اور منطق سے اپنے اعتقادات کی بُنیادوں کو مضبوط کرو تاکہ اپنے آپ کو مختار کے دہنوں کے اخراج کے خطرے سے محفوظ رکھ سکو اور دوسروں کو اسلام کی تابندہ اور درخشان حقیقوں سے روشناں کر لاسو۔

ایسے منتظر قاسمؑ آں محمدؑ! تمہارا فرضیہ ہے کہ معاشرے کو اپنی فدا کاری سے صالح بناء اور انسانوں کے انکار و خیالات کو روشن و منور کرو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تم "مکتب انتظار" کی بُنیاد رکھو اور خدا پر ای اور دوسروں کی پیدائش و تربیت میں مشغول ہو جاؤ، تم جو کچھ بھی ہو، جس مقام پر بھی ہو، تمہارا فرضیہ ہے کہ اس اہم فرضیہ کی ادائیگی کیلئے اٹھ کھڑے ہو، اور بھر پور عاشقانہ جذبے، امید، مسلسل اور انتفک جدوجہد کو برورے کار لائے ہوئے اپنے بھائیوں کے انکار و خیالات کو نور اسلام سے منور کرو اور ان کے دلوں کو کائنات کے آقا، حضرت جمعۃ ابن الحسن العسکری علیہ السلام کے عشق اور محبت سے ملا مال کرو۔

تم ابتداء اسلام کے مجاہدوں اور ابوذر، سلامان، بلال، بشی اور اسلام کی دیگر بیانات ہستیوں کی مانند ہیلے تو "مکتب انتظار" میں تربیت حاصل کرو، اپنی روح اور اپنے نفس کو توحید اور احبابیت اطباء علیہ السلام کی محبت کے شفاف پیشے پاک و پاکیزہ بناؤ۔ پھر معاشرے تئے انکار کی بیداری اور اس عظیم مصلح کے ظہور اور قیام کی طرف بھر بور تقدیم ہوئے جس سے جہد و کوشش بن جاؤ۔ تاکہ اگر اس مقس رساتے میں تمہاری پوری عمر صرف ہو جلے تو بیقول صادقؑ آں محمد علیہ السلام اس شخص کی مماتہ ہو جاؤ گے جو امام عصر محل ائمۃ تعالیٰ فرمودے کہ حرم مقدس میں زندگی بسر کرتا ہے۔ منتظر ان کا فرضیہ ہے کہ مددی آں محمدؑ کے انتظار میں زندگی کا ایک ایک لمحہ گزار دے اور جناب یعقوب کی طرح آن واحد کیلئے بھی یوسف فاطمہؓ کی طرف تے نگاہ دہنائے اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس فراموش نہ کرے۔

کیا تم جانتے ہو کہ تم اس سہیتی کے انتظار میں زندگی بسر کر رہے ہو جن کے نزدیک چھرے کی زیارت کے لئے تمام انبیاء رحماء علیہم السلام اور ائمہ ہدی علیہم السلام مشتاق تھے۔ کیا تم متوجہ ہو کر اس زمانہ غیبیت میں ایسی عظیم المربیت تھیخت کی خدمتگزاری میں مشغول ہو جاؤ جس کے چہرے پر اوزگی زیارات کے لئے امام چہارم حضرت زین العابدین علیہ السلام خداوند متعال سے ارزو کیا کرتے تھے۔ کیا تم جانتے ہو کہ تم اس قام اور مصلح کے انتظار میں ہو کہ آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام جب اپنی نشست میں اس کا مخصوص لقب سماحت فرماتے تو قدم آدم کھڑے ہو جایا کرتے اور اپنے سر اقدس پر ہاتھ رکھ کر خداوند کریمؑ کی بارگاہ میں عرض کرتے؛ حنداوندا! اس کا ظہور جلد فرمادا اور ان کے قیام والقلاب کے لئے راستہ درست اور ہمار فرمایا!

اس لئے ای شیعہ اہلیت، اور ایسے منتظر حضرت ولی عصرؑ! امر بالمعروف اور نهي عن المنكر سے غافل نہ ہو اور بعد و جہ جباری رکھ، اپنے کو دنیا کے ہاتھوں نہ بیع دے، دین خدا کی راہ میں آئے والی مشکلات کے موقع پر صبر اور تحمل دبیرواری کا مظاہر ہو۔ کام امام عصر علیہ السلام کے عشق اور ان کے آستان ان مقادیں پر پندتگزاری میں پیش آئے والے شاذ کو دبی وجہان سے قبول کر لے جیسا کہ سید الشہداء اور اخلاق اور اخلاقیات کے فرمان کے مطابق کو جو شخص زمانہ غیبیت میں آلام و مصائب اور دشمنوں کے چھلانے کے موقع پر صبر سے کام لے دے اس شخص مجاہد کی مانند ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ ذہنیان دین سے جنگ کرتا ہو۔

الموسى ایشان آف امام مہاجری

پوسٹ بکس ۵۰۰۶، کمبیسے۔ ۳۰۰۰۹